تمام سنی مدارس کے شعبہ درس نظامی میں پڑھائی جانے والی علم فقہ کی
بہت مشہور و معروف کتاب شرح وقایہ اول کے اہم مسئلہ طہر
متخلل کا نہایت جامع خلاصہ آسان اور سہل اردو زبان میں
طہر متخلل کا بیان
از:
محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری
بریلی شریف
مصباحی لائبریری مدناپور، بہیڑی۔

طہر متخلل کا بیان

طہر متخلل کے بارے میں چھ مذہب ہیں ہر ایک کی الگ الگ رائے ہے لہذا ہم اس بیان میں شرح وقایہ کتاب کے موافق کے ہر ایک مسلک کو مثالوں کے ذریعہ بیان کرنے کی کوشش کریں گے ۔

سب سے پہلے آپ طہر متخلل کی تعریف ملاحظہ فرمائیں ، طہر متخلل وہ طہر ہے کہ عورت پاکی کو مدت حیض میں دو حیضوں کے درمیان دیکھے یہ بھی یاد رہے کہ جب طہر متخلل دو حیضوں کے درمیان ہو اور وہ پندرہ دن سے کم ہو تو وہ حیض میں شمار ہوگا اگر وہ طہر تین دن سے کم ہو اور دو حیضوں کے درمیان آجائے تو بالاتفاق وہ طہر مسلسل خون کے حکم میں ہوگا اس کو آپ ایک مثال سے سمجھیں مثلاً ایک عورت ایک دن خون دیکھے پھر دو دن طہر دیکھے پھر دو دن خون دیکھے تو یہ درمیان میں آنے والا طہر بالاتفاق مسلسل خون کے حکم میں ہوگا لہذا عورت پاک نہیں ہوگی اور یہ قید ملحوظ اس لیے ہے کہ دونوں خونوں کے درمیان پندرہ دن کا وقفہ بالاتفاق فاصل ہوتا ہے اور حیض نہیں ہوتا ہے مثلاً کوئی عورت تین دن خون دیکھے پھر پندرہ دن طہر دیکھے پھر تین دن خون دیکھے تو یہ پندرہ روز بالاتفاق فاصل ہیں یعنی پاکی کے ہیں ان میں عورت نماز پڑھے گی روزہ رکھے گی جہاں پر مصنف "فاصل ہے" فرمائیں گے وہاں مراد ہوگا کہ وہ طہر صحیح ہے اور جہاں "عدم فصل یا فاصل ہوگا" فرمائیں گے وہاں مراد یہ ہوگا کہ وہ حیض ہے ۔

آپ اس سبق کو پڑھتے وقت شرح وقایہ کتاب سامنے رکھیں اور مثالوں کے ذریعہ ملاتے جائیں کیونکہ مثالوں کے درمیان چھ مذاہب بھی مذکور ہوں گے جب آپ مثالوں کے ذریعہ کتاب کو سمجھ لیں گے پھر بعد میں بالتفصیل ہر ایک کا مسلک بھی نقل کیا جائے گا، اب آپ کتاب میں دیکھیں کہ کتاب میں مثال یہ ہے کہ ایک عورت طہر متخلل کو تین دن یا اس سے زیادہ دن دیکھے مثلاً کوئی عورت ایک دن خون دیکھے پھر دس دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے تو یہ دس دن کا وقفہ طہر صحیح نہ ہوگا بلکہ خون میں شمار ہوگا اور (۱) پہلا یہ قول امام ابو یوسف کا مذہب ہے اور امام اعظم کا بھی ایک قول یہی ہے کیوں کہ ان کے نزدیک طہر صحیح کی مدت پندرہ دن ہے اس سے کم طہر فاسد ہے ۔

اگر طہر متخلل دس دن سے زیادہ ہو مثلاً کوئی عورت ایک دن خون دیکھے اور چودہ دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے تو یہ سب مسلسل خون شمار کیا جائے گا چنانچہ دس دن یا اس سے کم دنوں کو حیض اور باقی کو استحاضہ میں شمار کیا جائے گا کیونکہ یہ طہر پندرہ سے کم ہے اگرچہ ایک ہی دن کم ہے لہذا امام ابو یوسف کے نزدیک اسے بھی خون میں شمار کیا جائے گا تو اس صورت میں حیض سے ابتدا ہوگی اور اختتام طہر پر ہوگا لیکن وہ طہر جب غیر اعتبار ہے تو سب خون میں شمار ہوگا اور فتوی بھی امام ابو یوسف کے قول پر ہے کیوں کہ اس میں سوال کرنے والی عورت اور مفتی دونوں کے لیے آسانی ہے کیوں کہ اس کے علاوہ باقی جتنے بھی اقوال ہیں سب میں شرائط اور تفاصیل ہیں جن کا یاد کرنا ناقص العقل عورت پر دشوار ہوگا اور مفتی کو بھی پریشانی ہوگی اور یہ آسان بھی ہے ۔

(۲) ۔ دوسرا قول جو اصل میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے اور امام محمد سے مروی ہے اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب طہر پندرہ دن سے کم اور تین دن یا اس سے زیادہ ہو تو اگر ان دونوں طرف کا احاطہ حیض کے خون سے ہو تو یہ حیض دس دن کا ہوگا چاہے مجموعہ دس دن ہو جیسے ایک عورت نے ایک دن خون دیکھا پھر آٹھ دن طہر دیکھا پھر ایک دن خون ، یا طہر اور خون کا مجموعہ دس دن سے کم ہو جیسے ایک دن خون دیکھا پھر پانچ دن طہر پھر ایک دن خون تو پہلی صورت میں پورے دس دن حیض کے ہوں گے اور دوسری صورت میں سات دن حیض کے شمار ہوں گے یعنی دونوں صورتوں میں طہر مسلسل خون کے حکم میں ہوگا اور فاصل نہیں ہوگا ان دنوں میں عورت نماز روزہ ادا نہیں کرے گی ۔

(۳) تیسرا قول بھی امام اعظم کا ہے اور یہ روایت ابن مبارک ابن عبد اللہ سے ہے ان کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب طہر متخلل دس دن یا اس سے کم ہو اور دونوں طرف سے حیض کا خون اسے محیط ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ وہ حیض کا خون نصاب کو پہنچ گیا ہو یعنی دونوں طرف کے خونوں کا مجموعہ نصاب بن جائے اور نصاب سے مراد تین دن اور تین راتیں یا اس سے زیادہ ہے یعنی جو حیض کی اقل مدت ہے اس کو وہ خون پہنچ جائے یا اکثر مدت یعنی دس دن ہوجائے تو وہ نصاب ہوگا اگرچہ ہر ایک طرف کا خون نصاب کو نہ پہنچے بلکہ مجموعہ نصاب کو پہنچ جائے مثلاً کوئی عورت دو دن خون دیکھے پھر سات دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے یا اس کے برعکس مثلاً کوئی عورت ایک دن خون دیکھے اور چار دن طہر پھر دو دن خون دیکھے تو یہ سب حیض میں شمار ہوگا وجہ یہ ہے کہ حیض کی اقل مدت تین دن ہے اس سے کم حیض نہیں ہوگا اب دم محیط اس مقدار کو پہنچ گیا ہے تو گویا کہ وہ قوی ہوگیا لہذا اب ممکن ہے کہ درمیان والے طہر کو بھی تبع میں حیض بنایا جائے ۔

(۴) چوتھا قول امام محمد کا ہے یہ خود ان کا اپنا مذہب ہے ان کے مسلک کو کتاب میں ملاحظہ کریں امام محمد کے نزدیک حیض کے درمیان آنے والے خون کو حیض شمار کرنے کے لیے تین شرطیں ہیں (۱) دس دن یا اس سے کم مدت میں اس طہر کے دونوں طرف میں خون محیط ہو (۲) دونوں محیط خونوں کا مجموعہ نصاب یعنی کم از کم تین دن تین راتیں ہوجائے (۳) درمیان میں آنے والا طہر دونوں محیط دموں کے مساوی ہو یا اس سے کم ہو اور اگر مجموعہ سے زیادہ ہو تو اسے فاصل شمار کیا جائے گا مثلاً ایک عورت دو دن خون دیکھے اور پانچ دن طہر دیکھے پھر تین دن خون دیکھے، یا عورت تین دن خون دیکھے اور پھر تین دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے تو چونکہ پہلی صورت میں خون کا مجموعہ طہر کے برابر ہے اور دوسری صورت میں مجموعۂ خون طہر سے زیادہ ہے لہٰذا دونوں صورتوں میں طہر فاصل نہ ہوگا بلکہ حیض میں شمار ہوگا، یا مثلاً ایک عورت دو دن خون دیکھے پھر پانچ دن طہر دیکھے اور دو دن خون دیکھے چوں کہ اس صورت میں طہر خون کے مجموعہ سے زیادہ اور غالب ہے لہٰذا طہر فاصل ہوگا نہ کہ حیض۔

لا کن یصیر مغلو باً کتاب میں مذکور اس عبارت کو دیکھیں اور ساتھ ہی ساتھ نفس مسئلہ کی تشریح بھی پڑھتے جائیں تاکہ مسئلہ آپ کے ذہن میں راسخ ہوجائے امام محمد فرماتے ہیں اگر دمِ حقیقی کا اعتبار کیا جاے جو اس طہر کو محیط ہے تو طہر اس پر زائد ہوگا اور اگر سابق طہر کو دم قرار دے کر ایک طرف شامل کرکے حساب لگایا جائے تو دوسرا طہر دونوں طرفوں کے مجموعہ سے کم ہوگا، مثلاً ایک عورت ابتدا میں دو دن خون دیکھے اور تین دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے پھر تین دن طہر دیکھے اور ایک دن خون دیکھے اب پہلے طہر میں شرائط معتبر ہیں لہٰذا یہ مسلسل خون ہوگا کیوں کہ اس میں مدتِ حیض کے اندر دونوں طرفوں پر دم محیط ہے اور دونوں طرف کا مجموعہ نصاب بھی ہے اور طہر اس کے برابر ہے لیکن دوسرے طہر کے دونوں طرف ایک ایک دن خون کے مجموعہ سے طہر ثانی زیادہ ہے البتہ طہر اول کو خون حکمی شمار کرنے سے ایام دوم سات ہوجائیں گے جو کہ طہر ثانی سے زیادہ ہے۔

(۵) پانچواں قول ابو سھیل کا ہے ان کا بھی طہر کے تعلق سے اختلاف ہے ان کے قول کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک طہر کے حکماً حیض ہونے میں مذکورہ شرائط کے علاوہ یہ شرط بھی ہے کہ وہ طہر جو ان دونوں حقیقی خون سے جو اس کو محیط ہیں مساوی ہو یا کم تو اس کو بھی حیض شمار کیا جائے گا چنانچہ مذکورہ دونوں صورتوں میں ابو سھیل کے علاوہ سب کے نزدیک تمام دس دن حیض کے ہوں گے لیکن ابو سھیل کے نزدیک صرف چھ دن حیض کے ہوں گے۔

(۶) چھٹا قول حسن بن زیاد کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ وہ طہر جو تین دن یا اس سے زیادہ ہو وہ مطلقاً فاصل ہوتا ہے خواہ اس کے دونوں طرف خون محیط ہو یا دم محیط نصاب کو پہنچ گیا ہو، مثلاً ایک عورت دو دن خون دیکھے پھر تین دن طہر دیکھے یا چار دن طہر دیکھے اب اس کے بعد اگرچہ دم ہو تو ان کے نزدیک یہ درمیان والا طہر مطلقاً فاصل ہوگا اور عورت نماز روزہ سب ادا کرے گی۔ یہاں تک تو آپ نے سب کے اقوال کو باتفصیل مثالوں کے ذریعہ ملاحظہ فرمایا اب اس کے بعد آپ کے سامنے کتاب سے ایک مثال پیش کریں گے جن میں سب کے اقوال جمع ہوجائیں گے اب اس میں سے بعض دن کسی کے نزدیک طہر کے ہوں گے اور کسی کے نزدیک حیض کے ہوں گے لیکن آپ تشریح پڑھتے وقت کتاب بھی دیکھیں تاکہ نفس مسئلہ آپ کے ذہن میں راسخ ہوجائے کیوں کہ کتاب کی عبارت سامنے رکھ کر تشریح کی گئی ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ فقہا کا یہ سارا اختلاف ایسی عورت کے بارے میں ہے جس کو ایک مرتبہ خون آیا پھر اس کی عادت بگڑ گئی اب کبھی پانچ دن آتا ہے کبھی تین دن آتا ہے لیکن وہ عورت جس کی عادت مقرر ہے اور اس کو مہینے میں مثلاً سات دن حیض کا خون آتا ہے جب بارہ دن ہوجائیں تو سات دن حیض کے ہوں گے اور پانچ استحاضہ کے ہوں گے یا اسی طرح عورت کی عادت یہ ہے کہ اس کو بچہ کی ولادت کے بعد نفاس تیس دن آتا ہے لیکن اب پچاس دن آیا تو عادت کے مطابق تیس دن نفاس کے ہوں گے اور باقی دن استحاضہ کے ہوں گے یعنی اُن بیس دن وہ نماز ادا کرے گی۔

طہر متخلل کے بارے میں چھ اقوال ہیں جن کو مصنف نے پینتالس دن میں جمع کیا ہے ایسی عورت کے بارے میں جس کی پہلے خون ہی میں عادت بگڑ گئی ہو (۱) پہلا قول امام ابو یوسف کا ہے اور امام اعظم کا بھی یہی ایک قول ہے (۲) دوسرا قول جو امام محمد کی روایت ہے امام اعظم کا ہے (۳) تیسرا قول ابن مبارک کا ہے (۴) چوتھا قول امام محمد کا ہے اور یہ ان کا اپنا مذہب ہے (۵) پانچواں قول ابو سھیل کا ہے (۶) چھٹا قول حسن بن زیاد کا ہے۔

طہر متخلل کا بیان

آپ ان کے اقوال کا خلاصہ ایک مثال میں ملاحظہ کریں جو مثال شرح وقایہ میں موجود ہے مثلاً ایک عورت ایک دن خون دیکھے اور چودھا دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے پھر آٹھ دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے اور سات دن طہر دیکھے پھر دو دن خون دیکھے اور تین دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے پھر تین دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے اور دو دن طہر دیکھے پھر ایک دن خون دیکھے، تو یہ کل پینتالس دن ہوئے اب ان پینتالس دن میں بعض ایام کسی کے قول کے مطابق طہر کے ہوں گے یا استحاضہ کے ہوں گے اور کسی کے قول کے مطابق حیض کے ہوں گے اب ان کو مثالوں کے ذریعہ ملاحظہ کریں۔

(۱)۔ امام یوسف کے نزدیک ان پینتالس دن میں چار عشرہ دس دس دن کے ہوتے ہیں تو پہلا عشرہ یعنی دس دن ہے لہذا شروع کے دس دن حیض ہوں گے اور چوتھا عشرہ جو تیس دن کے بعد آتا ہے وہ بھی حیض میں شمار ہوگا اور جو ایک دن شروع میں خون اور چودہ دن طہر ہے وہ سب ان کے نزدیک کل ملا کر پندرہ دن ہوئے ان میں سے دس دن حیض کے ہوجائیں گے اور پانچ دن استحاضہ کے ہوں گے لہذا ان پانچ دنوں کی نماز ادا کرے گی اور یہ چودہ دن طہر میں اس لیے شمار نہیں ہوں گے کیوں کہ پندرہ دن سے کم ان کے نزدیک طہر کامل نہیں ہوتا ہے اس کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے۔

(۲) امام محمد کی روایت میں جو کہ امام اعظم سے ہے اس میں وہ دس دن حیض کے ہوں گے جو فوراً چودہ دن کے بعد ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک وہ طہر جو پندرہ دن سے کم اور تین دن یا اس سے زیادہ ہو تو اگر دونوں طرف کا احاطہ حیض کے خون سے ہو تو یہ حیض دس دن کا ہوگا اور مثال مذکور میں چودہ دن کے بعد ایک دن خون ہے پھر آٹھ دن طہر ہے پھر ایک دن خون ہے اور چونکہ دونوں طرف سے طہر کو حیض کا خون محیط ہے لہذا یہ پورے دس دن حیض میں شمار ہوں گے۔

(۳) ابن مبارک کی روایت میں مثال مذکورہ میں جو آٹھ دن ہیں اس کے بعد کے دس دن حیض کے ہوں گے یعنی امام محمد نے جن کو حیض میں شمار کیا ہے ان میں آٹھ دن کو چھوڑ کر اگلے دس دن حیض کے ہوں گے کیوں کہ ان کے نزدیک جو طہر تین دن یا اس سے زیادہ ہو اگر دس دن یا اس سے کم دنوں میں خون محیط ہو تو یہ حیض ہوگا جبکہ دونوں خونوں کا مجموعہ نصاب سے یعنی تین دن اور تین راتیں یا اس سے زائد ہو اور مثال مذکور میں آٹھ دن کے بعد ایک دن خون ہے اور سات دن طہر ہے پھر دو دن خون ہے لہذا یہ پورے دس دن حیض میں شمار ہوں گے کیوں کہ دونوں طرف سے احاطہ دم ہے اور دم محیط نصاب کو پہنچا ہوا ہے۔

(۴) امام محمد کے نزدیک جو ان کا خود اپنا مذہب ہے وہ دس دن حیض کے ہوں گے جو سات دن کے بعد ہیں یعنی ابن مبارک نے جن سات دنوں کو اور اس کے بعد ایک دن اور اس سے پہلے ایک دن کو حیض مانا ہے ان سات دن کے بعد جو دس دن ہوں گے وہ سب حیض میں شمار ہوں گے کیوں کہ ان کے نزدیک شرط یہ ہے کہ طہر متخلل کے لیے ان دونوں دموں کی طرح جو اس کو محیط ہیں نصاب ہونا ضروری ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ طہر متخلل دونوں خون کے مساوی ہو یا کم ہو چنانچہ مثال مذکورہ میں سات دن کے بعد جو مثال ذکر ہے ایک عورت نے دو دن خون دیکھا اور تین دن طہر دیکھا پھر ایک خون دیکھا لہذا یہ سب دن ان کے نزدیک حیض میں شمار ہوں گے ، کیوں کہ شرط کے مطابق دونوں طرف دم محیط ہے اور طہر دونوں دموں کے مساوی ہے اور مساوی یا کم ہونا ضروری ہے کیوں کہ اگر طہر متخلل خون سے زیادہ ہوگا تو حیض میں شمار نہ ہوگا لہذا ان کے نزدیک مثال میں دس دن حیض کے ہوں گے لیکن یہ چھ ہوتے ہیں تو ایک قاعدہ ان کے یہاں یہ ہے کہ دوسرا طہر بھی ایک ہی عشرہ میں آجائے اور وہ دونوں دموں پر محیط ہو تو ایسی صورت میں پہلے والے طہر کو اور دونوں خون کو مجموعی طور پر ایک حیض کا درجہ دے دیا جائے گا اب اس طرح وہ دم حکمی اور یہ دم اس طہر ثانی پر غالب آجائیں گے کیوں کہ ان کی تعداد بڑھ گئی لہذا اس طہر ثانی کو جو کہ مغلوب ہوگیا ہے اس کو بھی حیض میں شمار کیا جائے گا لہذا بعد کے جو چار دن بچتے ہیں وہ بھی اس قاعدہ سے حیض میں شمار ہوں گے

(۵) اور ابو سہیل کے نزدیک پہلے والے چھ دن حیض کے ہوں گے کیوں کہ ان کے نزدیک طہر کے حکماً حیض ہونے میں مذکورہ شرائط کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ وہ طہر ان دونوں حقیقی خون سے جو اس کو محیط ہیں مساوی ہو یا کم ہو تو اس کو بھی حیض میں شمار کیا جائے گا چنانچہ مثال مذکور میں سات دن کے بعد دو دن خون تین طہر اور ایک ددن خون ہے لہذا یہ چھ دن ان کے نزدیک حیض کے ہوں گے کیوں کہ طہر دونوں خون کے مساوی ہے۔

(٦) حسن بن زیاد کے نزدیک پینتالیس دن میں آخری کے چار دن حیض میں شمار ہوں گے کیونکہ کے ان کے نزدیک وہ طہر جو تین یا زیادہ ہو وہ مطلقاً فاصل ہوتا ہے اور یہاں تین دن سے زیادہ نہیں ہے بلکہ دو دن ہے اور اس کے دونوں طرف خون محیط ہے لہذا یہ چار دن حیض میں شمار ہوں گے ہاں جہاں تین دن طہر یا اس سے زیادہ پایا جاے وہ حیض میں شمار نہ ہوگا چاہے اس کے دونوں طرف خون محیط ہو۔

ان اقوال ستہ میں سوائے امام ابو یوسف کے ہر ایک کے نزدیک ایک ایسی صورت پائی جاتی ہے جن میں طہر ناقص فاصل ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ ان اقوال ستہ میں امام ابو یوسف کے قول کے سوا باقی تمام اقوال میں ایسی صورت پائی جاتی ہے کہ اس میں طہر ناقص فاصل ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ فاصل ہونے کی شرطیں نہ پائی جائیں لیکن امام ابو یوسف کے قول میں یہ بات نہیں ہوگی کیوں کہ ان کے نزدیک طہر ناقص کسی بھی حال میں فاصل نہیں ہے۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ امام ابو یوسف کے علاوہ سب کے نزدیک بعض صورتوں میں طہر ناقص فاصل ہوتا ہے اب دیکھا جائے گا کہ اس طہر کو محیط ہونے والے دو دموں میں سے ایک مقدار نصاب ہو یعنی تین دن یا اس سے زیادہ دس دن تک اس مقدار سے کم نہ ہو تو یہ دم حیض ہوگا باقی طہر حکمی حیض نہ ہوگا اس لیے کہ بعض شرائط مفقود ہیں اور دوسرا خون استحاضہ ہوگا مثلاً ایک عورت نے تین دن خون دیکھا اور دس دن طہر پھر ایک دن خون دیکھا یا اس کے برعکس دیکھا تو ابن مبارک اور امام محمد کی روایت میں یہ طہر فاصل ہوگا اور حیض نہ ہوگا اس لیے کہ وہ ان میں یہ شرط رکھتے ہیں کہ مدت حیض کے اندر اندر احاطہ دم ہو مگر اس میں ایسا نہیں ہوا پس اس صورت میں اول کے تین یا آخر کے تین دن حیض کے ہوں گے اور باقی استحاضہ کے ہوں گے ، اور اگر اس نے ایک دن خون دیکھا اور پانچ دن طہرا اور پھر تین دن خون دیکھا تو امام محمد کے مذہب پر تین دن حیض کے ہوں گے باقی استحاضہ کے اس لیے کہ ان کے نزدیک طہر متخلل کے حیض ہونے میں یہ شرط ہے کہ یہ طہر دونوں احاطہ کرنے والے خونوں کے مساوی یا اس سے اقل ہوں اور یہاں یہ شرط مفقود ہے الغرض جس صورت میں بھی دو خونوں میں سے ایک کا نصاب پایا گیا اور ان اقوال والوں کی معتبر شرائط نہ پائی گئیں تو ان میں یہی نصاب حیض ہوگا باقی استحاضہ ہوگا۔

اور اگر احد الامرین میں سے ہر ایک نصاب ہو تو پہلا نصاب حیض ہوگا باقی استحاضہ مثلاً ایک عورت نے تین دن خون دیکھا پھر سات دن طہرا اور پھر تین دن خون دیکھا تو پہلے تین دن حیض کے ہوں گے باقی استحاضہ کے ہوں گے وجہ یہ ہے کہ ان مذاہب والوں کے یہاں معتبر شرائط اس میں مفقود ہیں لیکن امام ابو یوسف کے یہاں طہر فاصل نہ ہوگا کیوں کہ وہ پندرہ دن سے کم ہے لہذا ان کے نزدیک دس دن حیض کے ہوں گے باقی استحاضہ کے ہوں گے۔

از: محمد گل ریز رضا مصباحی بریلی شریف
خادم التدریس جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور، مہاراشٹر
Mob:8057889427

معلم الانشاء سوئم
کے
نمونوں کا ترجمہ

حل تمارین
خاصیات ابواب
مفتاح الانشاء
شرح
مصباح الانشاء
معارف الادب
شرح
مجانی الادب

Misbahul Arabia
Sharah
Minhajul Arabia